قبر میں پہنچ جاتا ہے۔ کسی کو والدین کی وفات کے بعد ان کے لیے مغفرت کی دعا کی توفیق ملے تو یہ اس کے نیک ہونے اور اس کے دل میں ایمان ہونے کی علامت ہے۔ اگر کسی کو اس کی توفیق نہیں ہے، تو اس کو اپنا جائزہ لینا چاہیے۔

خواتین اسلام! میری پیاری بہنو! اسلام میں خواتین کا بھی بہت بڑا مقام ہے؛ بلکہ اسلام نے خواتین کی عمر کے ہر مرحلے کا حق بیان کیا ہے۔ چھوٹی عمر میں اگر بچی ہے، تو اس کی اچھی تربیت کرنے والی کی بہت زیادہ فضیلت بیان ہوئی ہے بڑی ہو کر شادی کرنے کے بعد بیوی کے حقوق قرآن وحدیث میں جابجا بیان ہوئے ہیں۔ جب اولاد ہوں تو ماں کے حقوق بہت زیادہ تاکید کے ساتھ بیان ہوئے ہیں۔ بلکہ ماں کا حق باپ کے حق سے زیادہ ہی بیان ہوا ہے۔ اسلام نے آکر آپ کے حقوق محفوظ کیے ہیں۔ اگر آپ کو عزت چاہیے تو وہ عزت اسلام کی تعلیمات کے مطابق زندگی گزارنے سے حاصل ہوگی۔ لیکن آج کل مغربی طاقتیں ''حقوق نسواں'' کا نعرہ لگا کر عورتوں کی عمر کے ایک مرحلے کا حق بیان کرتے ہیں۔ وہ لوگ صرف نوجوانی کا حق بیان کرتے ہیں۔ نوجوانی کی عمر ختم ہونے کے بعد ان کے حقوق انہیں نظر نہیں آتے۔ بلکہ وہ عورتوں کی جوانی کے پھول کو مسلنے کے بعد ان کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اسی لیے آج اسلام مغرب اور امریکہ میں پھیل رہا ہے۔ اور اسلام قبول کرنے والے افراد میں مردوں سے زیادہ تعداد عورتوں کی ہے۔ مغربی خواتین کو جب نظر آتا ہے کہ اسلام ہی ان کے حقوق کا مکمل تحفظ کرتا ہے، تو وہ یکے بعد دیگرے، پے در پے اسلام میں داخل ہو رہی ہیں۔ آج کل اسلام دشمن لوگ آپ کے حقوق کے نام پر، حقوق نسواں کے نام پر آپ کے حقوق سلب کرتے ہیں۔ آپ کی عصمت کی چادر چھین کر اور آپ کے سر سے دوپٹہ اتار کر، دنیاوی مال کے طور پر بداعمال اور بدکردار لوگوں کے لیے آرائشی سامان کے طور پر آپ کو استعمال کیا جا رہا ہے۔ لہٰذا اس سازش سے آپ کو آگاہ رہنا ہوگا۔ اس سے بچ کے رہنا ہوگا۔ خواتین کے پاس ایمان وعقیدہ کے بعد سب سے قیمتی چیز ان کی عزت، عصمت اور حرمت ہے۔ اگر کوئی اپنی عزت اور عصمت کو سنبھال نہ سکے تو اس سے بدبخت کوئی نہیں ہے۔ خواتین اسلام! آپ قوم کے معماروں کی اولین مربی ہیں۔ اگر آپ درست ہو جائیں تو معاشرہ درست ہوگا اور اگر آپ بگڑ جائیں تو پورے معاشرے میں بگاڑ پیدا ہوگا۔ ماں کا گود بچوں کے لیے سب سے پہلا مدرسہ ہے۔ لہٰذا آپ درست ہو جائیں، آپ بچوں کی تربیت کا اہتمام کریں۔

اسی طرح باپ کے لیے بھی بچوں کی تربیت کا اہتمام کرنا ضروری ہے؛ کیونکہ ہمیں خود درست ہونا کافی نہیں؛ بلکہ بچوں کو بھی درست کر کے ان کو بھی جہنم کی آگ سے بچانا ہماری ذمہ داری ہے۔ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا﴾ اے ایمان والو! اپنے جانوں اور اپنے اہل وعیال کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔

خیر کم من تعلم القرآن وعلمہ

عصر حاضر کی قرآنی سکالر ڈاکٹر فرحت ہاشمی

فرحانہ محمد ایوب

ڈاکٹر فرحت ہاشمی نے 1957ء میں سرگودھا میں جنم لیا۔ والد محترم مولانا عبدالرحمٰن ہاشمی بھی عالم دین تھے۔ ان کا شجرہ نسب 52 ویں پشت پر ترجمان القرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔ اس طرح آپ کو نسلاً ''ہاشمی'' ہونے کا شرف حاصل ہے۔ آپ نے اپنے والد محترم کی خواہش کے مطابق دوسرے بھائی بہنوں کی طرح دینی تعلیم حاصل کی۔

ابتدائی تعلیم سرگودھا میں حاصل کی۔ پھر گورنمنٹ ڈگری کالج سرگودھا سے گریجویشن کیا۔ پھر پنجاب یونیورسٹی سے عربی زبان وادب میں ماسٹر ڈگری لی۔ اور دورانِ تعلیم متعدد ایوارڈ اور سکالرشپس حاصل کیں۔

سرگودھا ڈگری کالج میں لیکچرر کی حیثیت سے کیریئر کا آغاز کیا۔ کچھ عرصہ بعد فیکلٹی ممبر کی حیثیت سے انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد جوائن کیا۔ اس یونیورسٹی سے انہیں گلاسکو یونیورسٹی سے علوم حدیث میں Ph.D کرنے کے لیے سکالرشپ ملی۔ گلاسکو یونیورسٹی اسکاٹ لینڈ سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد میں تدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔

انہوں نے ''الہدیٰ انٹرنیشنل'' کے نام سے قرآنی تعلیمات کو پھیلانے کے لیے عظیم ادارہ قائم کیا۔ عالم عرب کے غیر متعصب علمائے اسلام نے الہدیٰ انٹرنیشنل کی تعلیمات کا جائزہ لے کر پسند کیا۔ سعودی عرب اور دوبئی کے مستند علماء نے وزارت اوقاف کو ان کے دروس کی اشاعت کی ترغیب دی۔ متحدہ عرب امارات کی وزارت اوقاف اپنے رسائل میں ڈاکٹر صاحبہ کے بیانات باقاعدہ شائع کرتی ہے۔

ڈاکٹر صاحبہ خدمت سنت کا اہتمام کرتی ہوئی مصادر احادیث کے حوالوں اور صحت وضعف کا درجہ بھی بیان کرنے کا التزام کرتی ہیں۔ سلف صالحین کے عقیدہ ومنہج کا زبردست دفاع کرتی ہیں۔ ان کی مبارک زندگی خدمت کتاب وسنت، عبادت وریاضت، علمی شغف ونکتہ آفرینی، تواضع وانکساری، علماء کرام کی قدردانی اور غرباء ومساکین کی امداد سے عبارت ہے۔